بِسۡمِ ٱللَّهِ ٱلرَّحۡمَٰنِ ٱلرَّحِيمِ

Shia Books PDF منظر ایلیاء

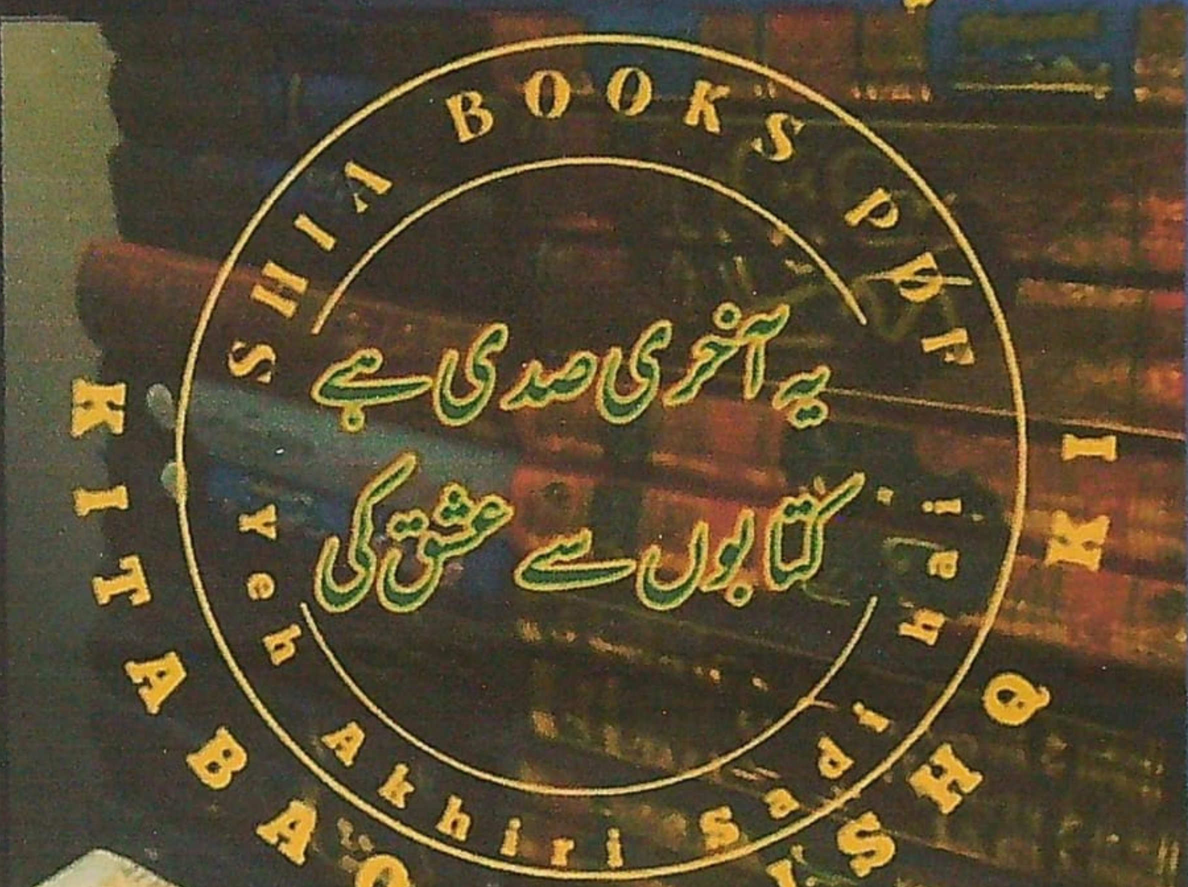

MANZAR AELIYA

9391287881

HYDERABAD INDIA

تعیین روز قتل عمر

و فضائل نہم ربیع الاول

تألیف علامہ محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ

تصحیح و تحقیق ابو علی علوی

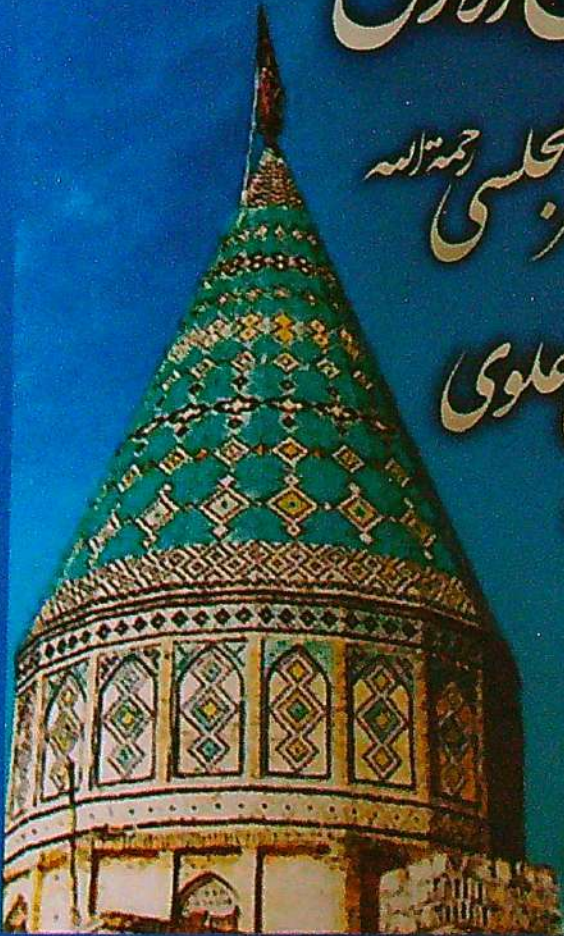

(یہ کتاب شیعہ خیر البریہ کیلئے مخصوص ہے۔ اہلسنت والجماعت نہ دیکھیں نہ خریدیں)

تعیین روزِ قتل عمر
و
فضائل نہم ربیع الاوّل

تالیف:

علامہ محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ

تصحیح و تحقیق:

ابو علی علوی

مترجم:

سید مسعود علی کاظمی

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

نام کتاب	:	تعیینِ روزِ قتلِ عمر و فضائلِ نہم ربیع الاوّل
تالیف	:	علامہ محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ
تصحیح و تحقیق	:	ابوعلی علوی
مترجم	:	سید مسعود علی کاظمی
کمپوزنگ	:	سید وسیم حیدر نقوی
ناشر	:	دار القائم
تاریخ اشاعت	:	۱۴۴۷ھ

مملوکہ کتاب ھٰذا
منتظر ایلیاء

انتساب

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

اَللّٰھُمَّ الْعَنِ الْجِبَتِ وَالطَّاغُوْتِ وَحِزَبِھِمُ الْاَشْرَارِ۔

اس کتاب کا انتساب ان مومنین کے نام جنہوں نے عزاداری کی تحریک اور تبریٰ کے استحکام میں اپنی جان و مال کو ہدیہ کرنے سے ذرہ برابر بھی گریز نہ کیا۔اور مطائن دشمنان اہل بیت علیہم السلام کھل کر بیان کیے جس کے باعث اپنوں اور غیروں کی تنقید کا نشانہ بنے، جیلوں کی صُعُوبَتیں برداشت کیں لیکن اِحقاق الحق و ازھاق الباطل پر ثابت قدم رہے۔اور اس رسالے کا ایک اہم مقصد یہ بھی ہے کہ جو پچھلے چند برس سے نویں کو تاج پوشی امام زمانہ علیہ السلام سے منسوب کر کے شیعوں پر مسلط کیا جا رہا ہے، اس کی تردید ہو سکے، کیونکہ مولائے کائنات علی ابن ابی طالب علیہ السلام نے حذیفہ سے اس دن کے ۷۲ نام بتائے، لیکن کہیں پر بھی تاج پوشی امام زمان علیہ السلام کا ذکر نہیں فرمایا اور نہ ہی کسی کتب قدیمہ یا شیعہ ماخذ میں اس کا ذکر ملتا ہے۔

فہرست

✸ انتساب	۳
✸ فہرست	۴
✸ علامہ مجلسیؒ کے ایک منفرد رسالے کا عرفانی تعارف	۶
✸ مقدمۂ محقق	۸
✸ خطی نسخہ کے صفحہ کی تصویر	۱۱
✸ عمر کی ہلاکت کے دن کا تعیّن اور ۹ ربیع الاوّل کے فضائل کی اہمیت	۱۲
✸ بعد حمد وثناء کے	۱۲
✸ ''زوائد الفوائد'' کی روایت	۱۳
✸ مرثیہ۔۔۔(سید نواب علی خاں گوہر رحمۃ اللہ علیہ)	۳۷
حمد الٰہی (بند نمبر ۱ تا ۵)	۳۷
تبریٰ (بند نمبر ۶ تا ۸)	۳۸
نتائج الفت عمر (بند نمبر ۹ تا ۱۰)	۳۹
عاشقان عمر کا حال (بند نمبر ۱۱ تا ۱۵)	۳۹

فرارِ عمر مثل بُعزِ کوہی (بند نمبر ۱۶ تا ۱۸)	۴۱
عمر نے اپنے کو بکری سے کیوں تشبیہ دی (بند نمبر ۱۹ تا ۲۳)	۴۱
جناب حذیفہ سے نویں پر روایت (بند نمبر ۲۴ تا ۳۹)	۴۳
نویں کی خوشی (بند نمبر ۴۰ تا ۴۳)	۴۷
۹ ربیع الاوّل کی دوہری خوشی (بند نمبر ۴۴ تا ۴۵)	۴۸

علامہ مجلسیؒ کے ایک منفرد رسالے کا عرفانی تعارف

ساری تعریفیں اس اللہ کے لئے جو خود بھی ولی ہے، اس کا رسولؐ بھی ولی اور اس کے اولی الامر بھی ولی ہیں۔ ساری نعمتیں اس رسولؐ کے لئے جس نے میدانِ غدیر میں خاک کے فرش پر، دھوپ کی چھاؤں میں، پالانوں کے پلان یعنی کجاووں کے منبر کے نیچے ایک لاکھ بیس ہزار صحابہ کو بٹھا کے اور جناب امیر علیہ السلام کو خود اپنے ہاتھوں پر بلند کر کے فرمایا: "اللہ میرا مولا ہے، میں مومنین کا مولا ہوں اور جس جس کا میں مولا ہوں اُس اُس کے علی علیہ السلام مولا ہیں"۔ سوا لاکھ حاجیوں نے ڈھائی لاکھ ہاتھوں سے مولا علی علیہ السلام کے ہاتھوں پر بیعت کی، ایک نے انکار کیا تو اللہ نے بلافصل مولا علیہ السلام کے انکار کی سزا میں منکر کے سر پر بلافصل آسمان سے عذاب کا پتھر نازل کر کے اسے وہیں سنگسار کیا۔ یعنی غدیر کے میدان میں عملی طور پر تولیٰ بھی ہوا اور تبریٰ بھی۔ ملعون عمر ابن خطاب بھی اپنی ہکلاتی ہوئی زبان سے کہنے پر مجبور ہوا کہ "بخٍ بخٍ" یا علی علیہ السلام! آپؑ سارے مومنین کے بھی مولا ہیں، ساری مومنات کے بھی مولا ہیں اور میرے بھی مولا ہیں۔ یعنی اس کے بے ترتیب لفظوں سے ایک معنی یہ مرتب ہوا کہ خود نہ مومن ہے نہ مومنہ۔ مولا علی علیہ السلام نے ایسے ہی لوگوں کو "یا امراۃ الملتحیۃ" یعنی "اے داڑھی دار عورتو!" کہہ کر خطاب کیا تھا۔ خلاصہ کلام یہ ہے کہ تبرے کے بغیر تولے کا دعویٰ ایسے ہی ہے جیسے بغیر خوشبو کے گلاب، بغیر بصارت کے آنکھیں اور بغیر جان کے جسم۔

اس ذیل میں لائق صد تحسین اور قابل صد ستائش ہیں وہ حضرات، جو تبرے کے حوالے سے نہایت قدیم اور نہایت عظیم منابع اور مآخذ کی تلاش میں رہتے ہیں۔ انہیں میں سے ہمارے نوجوان برادر عزیز ابو اخلاق نے علامہ محمد باقر مجلسی رحمۃ اللہ علیہ کے رسالے "تعیین روز قتل عمر و فضائل نہم ربیع

الاوّل" کے خطی نسخے کو نہ صرف یہ کہ دستیاب کیا بلکہ اس کا نہایت سلیس زبان میں ترجمہ بھی کر لیا۔ ابو علی علوی کی تصحیح و تحقیق کے ساتھ اس رسالے کے مضامین اور حوالہ جات ہمارے عقائد کی اکثر و بیشتر کتب میں موجود ہیں۔ حجۃ الاسلام والمسلمین سید مجتبیٰ عصیری رحمۃ اللہ علیہ نے عمر ابن خطاب کے قاتل یعنی مومن کامل حضرت شجاع الدین فیروز ابولولو نہاوندی قدس سرہ کے زندگی نامے کو "آسیابِ تبریٰ" کے نام سے تالیف کیا ہے۔ اس کتاب میں اس اہم ترین رسالے کے حوالے موجود ہیں۔ لیکن علیحدہ صورت میں اس رسالے کی اُردو ترجمے کی صورت میں اشاعت اہلِ ایمان کے لئے ۹ ربیع الاوّل کے موقع پر کسی تبرک عظیم سے کم نہیں ہے۔ رسالے کا نام ہے "تعیین روزِ قتل عمر و فضائل نہم ربیع الاوّل"۔ اس رسالے میں ۹ ربیع الاوّل کے بہتر (۷۲) نام درج کئے گئے ہیں۔ ان ناموں میں کسی ایسے نام کا ذکر نہیں ہوا جس سے جشن تاج پوشی کی کوشش کی جا سکے۔ یہ عید خالص عید قتل عمر ابن خطاب ہے۔ رسالے میں قتل عمر کی دیگر تاریخوں کو بھی عید نوروز کی دیگر توجیہات سے تعبیر کیا گیا ہے۔ رسالہ نہایت مختصر مگر نہایت معتبر ہے۔ ضرورت ہے کہ تفصیل کے ساتھ عید زہراؑ کے ۷۲ ناموں کی تشریح کی جائے۔ انشاء اللہ یہ کام بھی جلد ہی ہوگا۔

عزیزم ابو اخلاق نے اس رسالے میں سید نواب علی خاں گوہر رحمۃ اللہ علیہ کے ۴۵ بند پر مشتمل ایک مرثیے کو بھی شامل کیا ہے۔ یہ مرثیہ بھی دلچسپی سے خالی نہیں۔ گویا رسالے اور مرثیے دونوں نے مل کر نثر و نظم دونوں حوالوں سے اس کتابچے کے لطف کو دو آتشہ کر دیا ہے۔ خدائے آلِ محمدؐ ابو اخلاق صاحب کی اس خدمت عظیم کو اجر کثیر عطا فرمائے، انہیں تمام آفات ارضی و سماوی سے محفوظ رکھے اور ان کی تمام مرادیں پوری ہوں۔ ان کے پاس اس طرح کے بہت سے مواد موجود ہیں، جو رفتہ رفتہ اشاعت کی منزلوں سے گزرنے والے ہیں۔ مادرِ حسنینؑ شہزادیؑ کونینؑ ان کی اس خدمت کو قبول فرمائیں۔ آمین۔

محشر جلال پوری

مقدمہ محقق

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

"اے اللہ! محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد علیہم السلام پر درود بھیج، ان (قائم آل محمد علیہ السلام) کے ظہور میں تعجیل فرما، اور ان علیہ السلام کے تمام دشمنوں پر قیامت کے دن تک لعنت فرما"۔

تبریٰ کی مقدس سنت مکتبِ تشیع کے اصولوں میں سے ہے، بلکہ یہ ولایت پر بھی مقدم ہے، جب تک کوئی شخص آل محمد علیہم السلام کے دشمنوں سے برأت کا اظہار نہ کرے، وہ ان (علیہ السلام) کی محبت اور ولایت کا دعویٰ نہیں کرسکتا۔

جیسا کہ ایک شخص نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے عرض کیا:

"مولا علیہ السلام! ایک شخص آپؑ کے دوستوں اور محبوں میں سے ہے، لیکن آپؑ کے دشمنوں سے برأت نہیں رکھتا"۔

قرآن ناطق امام جعفر صادق علیہ السلام نے جواب میں فرمایا:

"ہیہات! (افسوس) جھوٹا ہے وہ شخص جو ہماری محبت کا دعویٰ کرے لیکن ہمارے دشمنوں سے برأت اختیار نہ کرے"۔ [1]

[1]۔ بحار الانوار ج27 ص58

اسی طرح امام علی بن موسیٰ الرضا علیہ السلام، جو کہ غریب الغرباء اور معین الضعفاء ہیں، فرماتے ہیں:

"کمال دین ہماری ولایت اور ہمارے دشمنوں سے برأت میں ہے"۔ [1]

اہل بیت علیہم السلام کے دشمنوں پر لعنت اور ان سے برأت کے متعلق متواتر احادیث ہیں، اور اگر ہم ان سب احادیث کو ذکر کرنا چاہیں تو یہ ایک مستقل اور ضخیم رسالہ بن جائے گا۔

تاہم، کچھ ایسے لوگ جو صرف نام کے شیعہ ہیں اور خود کو محبان اہل بیت علیہم السلام ظاہر کرتے ہیں، درحقیقت اہل بیت علیہم السلام کے علاوہ دوسروں کی پیروی کرتے ہیں اور اہل بیت علیہم السلام کے آثار کی اتباع نہیں کرتے، یہ لوگ ہمیشہ کوشش کرتے ہیں کہ برأت اور لعنت کے مسئلے کو خرافات اور بدعت قرار دیں، تاکہ اپنے باطل عقیدے یعنی وحدت (اِتّحاد) کو درست ثابت کرسکیں۔

ان لوگوں کا ایک حربہ یہ بھی ہے کہ وہ کہتے ہیں: نہم ربیع الاوّل وہ دن نہیں ہے جس دن عمر لعنۃ اللہ ہلاک ہوا، اہل بیت علیہم السلام نے اس دن کو عید کے طور پر نہیں منایا، مخالف مورخین کے مطابق عمر کی ہلاکت 26 یا 28 ذوالحجہ کو ہوئی تھی، چونکہ 26 ذوالحجہ کے متعلق اہل بیت علیہم السلام سے کوئی روایت موجود نہیں، لہٰذا فرحۃ الزہراء سلام اللہ علیہا اور اس دن خوشی منانے کا معاملہ بھی باطل ہوجاتا ہے۔

لیکن علامہ فاضل، مدافع مکتب آل محمد علیہم السلام، محمد باقر مجلسیؒ نے اس موضوع پر ایک مفصل رسالہ تحریر فرمایا ہے، یہ رسالہ اب تک چھاپا نہیں گیا، اور صرف نسخہ خطی کی صورت میں

[1]۔ بحار الانوار ج27 ص58

کتب خانوں میں موجود ہے۔

چونکہ اس نسخہ خطی تک حقیر کی رسائی ممکن ہوئی اور موجودہ زمانے میں عوام الناس کے لئے ایسے نسخے سے فائدہ اٹھانا آسان نہیں، اس لئے میں نے اسے کتابی شکل میں منتقل کیا، امید ہے کہ شیعیان اہل بیت علیہم السلام اس رسالے کی نشر و اشاعت میں کوتاہی نہیں کریں گے اور مجھے اپنی دعاؤں سے محروم نہیں رکھیں گے۔

''دشمنان امیر المؤمنین علی علیہ السلام پر لعنت''۔

ابو علی علوی

خطی نسخہ کے صفحہ کی تصویر

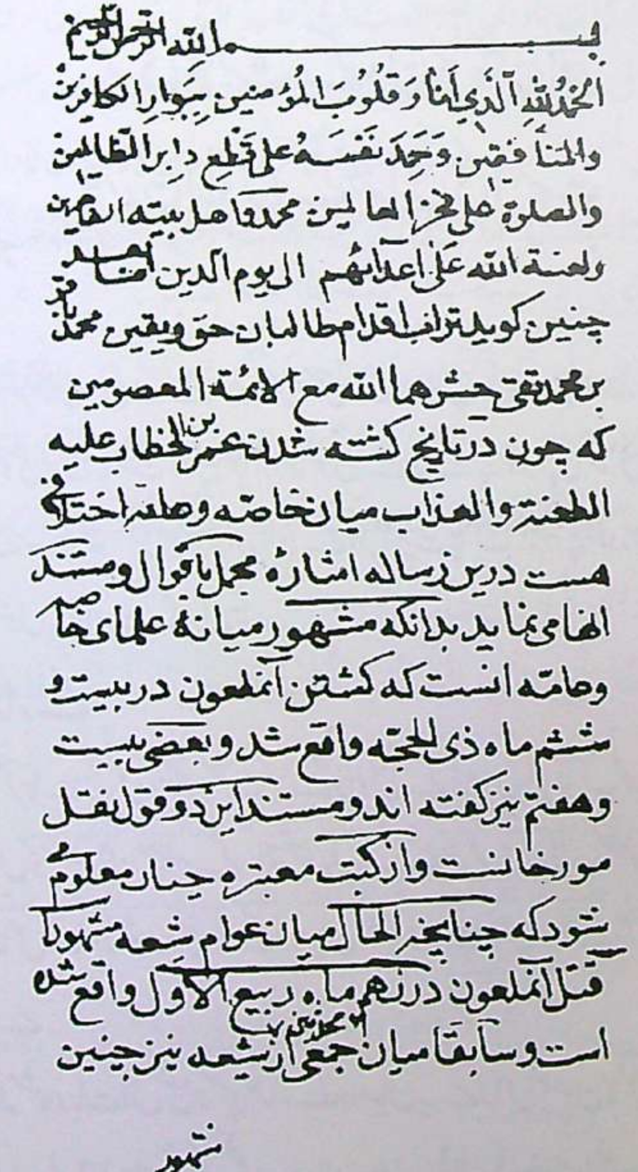

بسم الله الرحمن الرحيم
الحمد لله الذي أنار قلوب المؤمنين ببوار الكافرين
والمنافقين وجعل نفسه على قطع دابر الظالمين
والصلوة على فخر العالمين محمد واهل بيته الطاهرين
ولعنة الله على أعدائهم إلى يوم الدين أما بعد
چنین گوید تراب اقدام طالبان حق ویقین محمد باقر
بن محمد تقی حشرهما الله مع الائمة المعصومين
که چون در تاریخ کشته شدن عمر بن الخطاب علیه
اللعنة والعذاب میان خاصه وعامه اختلاف
هست درین رساله اشاره مجمل با قوال و مستند
الهامی نماید بدانکه مشهور میانه علمای خاصه
وعامه آنست که کشتن آن ملعون در بیست و
ششم ماه ذی الحجه واقع شد و بعضی بیست
وهفتم نیز گفته اند ومستند این دو قول نقل
مورخانست واز کتب معتبره چنان معلوم
شود که چنانچه الحال میان عوام شیعه مشهور است
قتل آن ملعون در نهم ماه ربیع الاول واقع شده
است وسابقا میان جمعی از شیعه نیز چنین
مشهور

عمر کی ہلاکت کے دن کا تعیّن اور ۹ ربیع الاوّل کے فضائل کی اہمیت

بِسْمِ اللهِ الرَّحْمٰنِ الرَّحِيْمِ

تمام تعریفیں اس خدا کے لئے ہیں جس نے مومنوں کے دلوں کو کفار اور منافقین کی ہلاکت کی خوشی کے باعث روشن کیا اور ظالموں کے خاتمے پر خود اپنی حمد کی، درود ہو تمام جہانوں کے سردار محمد مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اور ان کے اہلِ بیت پاک علیہم السلام پر، اور اللہ کی لعنت ہو انؑ کے دشمنوں پر قیامت کے دن تک۔

بعد حمد وثناء کے:

عرض کرتا ہے راہ حق ویقین طلب کرنے والوں کے قدموں کی خاک محمد باقر بن محمد تقی، خدا ان دونوں کو معصومین علیہم السلام کے ساتھ محشور فرمائے چونکہ عمر بن خطاب ملعون کے قتل کی تاریخ میں خاص وعام (شیعہ وسنی) کے درمیان اختلاف ہے، اس رسالے میں مختصر اور مستند اشارہ کیا جاتا ہے۔

جان لو کہ مشہور بات اہل تشیع وتسنن علماء کے درمیان یہ ہے کہ اس ملعون کا قتل 26 ذی الحجہ کو ہوا اور بعض نے 27 تاریخ بھی لکھی ہے، ان دونوں اقوال کی بنیاد مورخین کی روایات پر

ہے۔ لیکن معتبر کتب سے معلوم ہوتا ہے کہ جس طرح آج کل شیعہ عوام میں مشہور ہے کہ اس ملعون کا قتل 9 ربیع الاوّل کو ہوا، یہ بات پچھلے زمانے کے بعض شیعہ محدثین میں بھی مشہور رہی ہے۔

سید بزرگوار علی بن طاووس رحمۃ اللہ نے اپنی کتاب ''اقبال'' میں اس کی طرف اشارہ کیا ہے کہ شیخ صدوق نے امام جعفر صادق علیہ السلام سے روایت نقل کی ہے کہ وہ ملعون 9 ربیع الاوّل کے دن جہنم کے سب سے نچلے درجے کی طرف روانہ ہوا اور سید ابن طاووس کی نقل سے یہ معلوم ہوتا ہے کہ شیخ صدوق بھی اسی عقیدہ پر تھے، اگرچہ انہوں نے حدیث کی سند کو تاویلاتی معنی بھی دیئے۔

اسی طرح سیّد نے یہ بھی ذکر کیا ہے کہ ایران کے بعض شیعہ ہمیشہ اس دن کو اسی وجہ سے عزت وتعظیم کے ساتھ مناتے رہے ہیں اور سید علی بن طاووس کے بیٹے نے اپنی کتاب ''زوائد الفوائد'' میں اس عقیدہ کو تقویت دی ہے اور ایک معتبر روایت نقل کی ہے، جیسا کہ کہا:

''زوائد الفوائد'' کی روایت:

«تَنَازَعْنَا فِی ابْنِ الْخَطَّابِ فَاشْتَبَهَ عَلَيْنَا أَمْرُهُ، فَقَصَدْنَا جَمِيعاً أَحْمَدَ بْنَ إِسْحَاقَ الْقُمِّی صَاحِبَ أَبِی الْحَسَنِ الْعَسْكَرِیِّ بِمَدِيْنَةِ ثُمَّ۔ وَ قَرَعْنَا عَلَيْهِ الْبَابَ، فَخَرَجَتْ إِلَيْنَا مِنْ دَارِهِ صَبِيَّةٌ عِرَاقِيَّةٌ، فَسَأَلْنَاهَا عَنْهُ، فَقَالَتْ: هُوَ مَشْغُولٌ بِعِيدِهِ، فَإِنَّهُ يَوْمُ عِيدٍ۔

فَقُلْنَا: سُبْحَانَ اللهِ! أَعْيَادُ الشِّيعَةِ أَرْبَعَةٌ: الأَضْحَى، وَالْفِطْرُ، وَالْغَدِيرُ، وَالْجُمُعَةُ۔

قَالَتْ: فَإِنَّ أَحْمَدَ بْنَ إِسْحَاقَ يَرْوِی عَنْ سَيِّدِهِ أَبِی الْحَسَنِ

عَلِيِّ بْنِ مُحَمَّدٍ الْعَسْكَرِيِّ أَنَّ هَذَا الْيَوْمَ هُوَ يَوْمُ عِيدٍ، وَ هُوَ أَفْضَلُ الْأَعْيَادِ عِنْدَ أَهْلِ الْبَيْتِ وَعِنْدَ مَوَالِيهِمْ۔

قُلْنَا: فَاسْتَأْذِنْ لَنَا بِالدُّخُولِ عَلَيْهِ، وَ عَرِّفْهُ بِمَكَانِنَا، فَدَخَلَتْ عَلَيْهِ وَ أَخْبَرَتْهُ بِمَكَانِنَا، فَخَرَجَ عَلَيْنَا وَ هُوَ مُتَزِرٌ بِمِنْزَرٍ لَهُ يَفُوحُ مِسْكاً، مُحْتَبٍ بِكِسَائِهِ يَمْسَحُ وَجْهَهُ۔

فَأَنْكَرْنَا ذَلِكَ عَلَيْهِ۔ فَقَالَ: لَا عَلَيْكُمَا، فَإِنِّيْ كُنْتُ اغْتَسَلْتُ لِلْعِيدِ۔ قُلْنَا: أَوَ هَذَا يَوْمُ عِيدٍ؟

قَالَ: نَعَمْ، وَ كَانَ يَوْمَ التَّاسِعِ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ۔ قَالَا جَمِيعاً: فَأَدْخَلَنَا دَارَهُ، وَ أَجْلَسَنَا عَلَى سَرِيرٍ لَهُ، وَ قَالَ: إِنِّيْ قَصَدْتُ مَوْلَانَا أَبَا الْحَسَنِ الْعَسْكَرِيَّ مَعَ جَمَاعَةِ إِخْوَتِيْ -كَمَا قَصَدْتُمَانِيْ- بِسُرَّ مَنْ رَأَى، فَاسْتَأْذَنَّا بِالدُّخُولِ عَلَيْهِ، فَأَذِنَ لَنَا، فَدَخَلْنَا عَلَيْهِ - صَلَوَاتُ اللهِ عَلَيْهِ فِيْ مِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ، وَ هُوَ يَوْمُ التَّاسِعِ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ۔ وَ سَيِّدُنَا قَدْ أَوْعَزَ إِلَى كُلِّ وَاحِدٍ مِنْ خَدَمِهِ أَنْ يَلْبَسَ مَا يُمْكِنُهُ مِنَ الثِّيَابِ الْجُدُدِ، وَ كَانَ بَيْنَ يَدَيْهِ مِجْمَرَةٌ يُحْرِقُ الْعُودَ بِنَفْسِهِ۔

قُلْنَا: بِآبَائِنَا أَنْتَ وَ أُمَّهَاتِنَا يَابْنَ رَسُولِ اللهِ، هَلْ تَجَدَّدَ لِأَهْلِ الْبَيْتِ فِيْ هَذَا الْيَوْمِ فَرَحٌ؟

فَقَالَ: وَ أَيُّ يَوْمٍ أَعْظَمُ حُرْمَةً عِنْدَ أَهْلِ الْبَيْتِ مِنْ هَذَا الْيَوْمِ وَ لَقَدْ حَدَّثَنِيْ أَبِيْ أَنَّ حُذَيْفَةَ بْنَ الْيَمَانِ دَخَلَ فِيْ مِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ

- وَ هُوَ التَّاسِعُ مِنْ شَهْرِ رَبِيعِ الْأَوَّلِ - عَلَى جَدِّيْ رَسُولِ اللهِ ﷺ.

قَالَ حُذَيْفَةُ: رَأَيْتُ سَيِّدِيْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ ؑ مَعَ وَلَدَيْهِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ؑ يَأْكُلُونَ مَعَ رَسُولِ اللهِ ﷺ وَ هُوَ يَتَبَسَّمُ فِيْ وُجُوهِهِمْ وَ يَقُولُ لِوَلَدَيْهِ الْحَسَنِ وَالْحُسَيْنِ ؑ:

كُلَا مَنِيئًا لَكُمَا بِبَرَكَةِ هَذَا الْيَوْمِ، فَإِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِيْ يَهْلِكُ اللهُ فِيهِ عَدُوَّهُ وَ عَدُوَّ جَدِّكُمَا، وَ يَسْتَجِيبُ فِيهِ دُعَاءَ أُمِّكُمَا۔

كُلَا فَإِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِيْ يَقْبَلُ اللهُ فِيهِ أَعْمَالَ شِيعَتِكُمَا وَ مُحِبِّيْكُمَا۔

كُلَا فَإِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِيْ يُصَدَّقُ فِيهِ قَوْلُ اللهِ: فَتِلْكَ بُيُوتُهُمْ خَاوِيَةٌ بِمَا ظَلَمُوا۔

كُلَا فَإِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِيْ تَكْسِرُ فِيهِ شَوْكَةُ مُبْغِضِ جَدِّكُمَا۔

كُلَا فَإِنَّهُ الْيَوْمُ الَّذِيْ يَقْدَمُ اللهُ فِيهِ إِلَى مَا عَمِلُوا مِنْ عَمَلٍ فَيَجْعَلُهُ هَبَاءً مَنْثُوراً۔

قَالَ حُذَيْفَهُ، فَقُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ، وَ فِيْ أُمَّتِكَ وَ أَصْحَابِكَ مَنْ يَنْتَهِكُ هَذِهِ۔

كُلَا فَإِنَّهُ يَوْمٌ يُفْقَدُ فِيهِ فِرْعَوْنُ أَهْلِ بَيْتِيْ وَ ظَالِمُهُمْ وَ غَاصِبُ حَقِّهِمْ اَلْحُرْمَةِ؟

فَقَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: نَعَمْ يَا حُذَيْفَةُ، جِبْتٌ مِنَ الْمُنَافِقِينَ يَتَرَأَّسُ عَلَيْهِمْ وَ يَسْتَعْمِلُ فِيْ أُمَّتِي الرِّيَاءَ، وَ يَدْعُوهُمْ إِلَى نَفْسِهِ، وَ

يَحْمِلُ عَلَى عَاتِقِهِ دِرَّةَ الْخِزْيِ، وَ يَصُدُّ النَّاسَ عَنْ سَبِيلِ اللهِ، وَ يُحَرِّفُ كِتَابَهُ، وَ يُغَيِّرُ سُنَّتِي، وَ يَشْتَمِلُ عَلَى إِرْثِ وَلَدِيْ، وَ يَنْصِبُ نَفْسَهُ عَلَماً، وَ يَتَطَاوَلُ عَلَى إِمَامَةِ مَنْ بَعْدِيْ، وَ يَسْتَحِلُّ أَمْوَالَ اللهِ مِنْ غَيْرِ حِلِّهَا وَ يُنْفِقُهَا فِيْ غَيْرِ طَاعَتِهِ، وَ يُكَذِّبُنِيْ وَ يُكَذِّبُ أَخِيْ وَ وَزِيرِيْ، وَ يُنَجِّي ابْنَتِيْ عَنْ حَقِّهَا، وَ تَدْعُو اللهَ عَلَيْهِ وَ يَسْتَجِيْبُ اللهُ دُعَاءَهَا فِيْ مِثْلِ هَذَا الْيَوْمِ۔

قَالَ حُذَيْفَهُ، قُلْتُ: يَا رَسُولَ اللهِ ﷺ، لِمَ لَا تَدْعُوْ رَبَّكَ عَلَيْهِ لِيُهْلِكَهُ فِيْ حَيَاتِكَ؟ قَالَ: يَا حُذَيْفَهُ، لَا أُحِبُّ أَنْ أَجْتَرِئَ عَلَى قَضَاءِ اللهِ لِمَا قَدْ سَبَقَ فِيْ عِلْمِهِ، لَكِنِّيْ سَأَلْتُ اللهَ أَنْ يَجْعَلَ الْيَوْمَ الَّذِيْ يَقْبِضُهُ فِيْهِ فَضِيْلَةً عَلَى سَائِرِ الأَيَّامِ لِيَكُوْنَ ذَلِكَ سُنَّةً يَسْتَنُّ بِهَا أَحِبَّائِيْ وَ شِيْعَةُ أَهْلِ بَيْتِيْ وَ مُحِبُّوهُمْ۔

فَأَوْحَى إِلَيَّ - جَلَّ ذِكْرُهُ - فَقَالَ: يَا مُحَمَّدُ، كَانَ فِيْ سَابِقِ عِلْمِيْ أَنْ يَمَسَّكَ وَ أَهْلَ بَيْتِكَ مِحَنُ الدُّنْيَا وَ بَلَاؤُهَا، وَ ظُلْمُ الْمُنَافِقِيْنَ وَالْغَاصِبِيْنَ مِنْ عِبَادِيْ، مَنْ نَصَحْتَهُمْ وَ خَانُوكَ، وَ مَحَضْتَهُمْ وَ غَشُوكَ، وَ صَافَيْتَهُمْ وَ كَاشَحُوكَ، وَ أَرْضَيْتَهُمْ وَ كَذَّبُوْكَ وَانْتَجَيْتَهُمْ وَ أَسْلَمُوكَ، فَإِنِّيْ بِحَوْلِيْ وَ قُوَّتِيْ وَ سُلْطَانِيْ لَأَفْتَحَنَّ عَلَى رُوْحِ مَنْ يَغْصِبُ بَعْدَكَ عَلِيّاً حَقَّهُ أَلْفَ بَابٍ مِنَ النِّيرَانِ مِنْ سَفَالِ الْفَيْلُوقِ، وَلَأُصْلِيَنَّهُ وَ أَصْحَابَهُ

قَعْراً يُشْرِفُ عَلَيْهِ إِبْلِيسُ فَيَلْعَنُهُ، وَلَأَجْعَلَنَّ هَؤُلَاءِ الْمُنَافِقِيْنَ عِبْرَةً فِي الْقِيَامَةِ لِفَرَاعِنَةِ الأَنْبِيَاءِ وَ أَعْدَاءِ الدِّيْنِ فِي الْمَحْشَرِ، وَلَأَحْشُرَنَّهُمْ وَ أَوْلِيَاءَهُمْ وَ جَمِيعَ الظَّلَمَةِ وَالْمُنَافِقِيْنَ إِلَى نَارِ جَهَنَّمَ زُرْقًا كَالِحِيْنَ، أَذِلَّةً خَزَايَا نَادِمِيْنَ، وَلَأُخَلِّدَنَّهُمْ فِيْهَا أَبَدَ الأَبِدِيْنَ۔

يَا مُحَمَّدُ، لَنْ يُوَافِقَكَ وَصِيُّكَ فِيْ مَنْزِلَتِكَ إِلَّا بِمَا يَمَسُّهُ مِنَ الْبَلْوَىٰ مِنْ فِرْعَوْنِهِ وَ غَاصِبِهِ الَّذِيْ يَجْتَرِئُ عَلَيَّ وَ يُبَدِّلُ كَلَامِيْ، وَ يُشْرِكُ بِيْ، وَ يَصُدُّ النَّاسَ عَنْ سَبِيلِي، وَ يَنْصِبُ مِنْ نَفْسِهِ عِجْلاً لِأُمَّتِكَ، وَ يَكْفُرُ بِيْ فِيْ عَرْشِيْ۔

إِنِّيْ قَدْ أَمَرْتُ مَلَائِكَتِيْ فِيْ سَبْعِ سَمَاوَاتِيْ لِشِيْعَتِكُمْ وَ مُحِبِّيْكُمْ أَنْ يَتَعَيَّدُوْا فِيْ هَذَا الْيَوْمِ الَّذِيْ أَقْبِضُهُ إِلَيَّ، وَ أَمَرْتُهُمْ أَنْ يَنْصِبُوْا كُرْسِيَّ كَرَامَتِيْ حِذَاءَ الْبَيْتِ الْمَعْمُوْرِ وَ يُثْنُوْا عَلَيَّ وَ يَسْتَغْفِرُوْا لِشِيْعَتِكُمْ وَ مُحِبِّيْكُمْ مِنْ وُلْدِ آدَمَ، وَ أَمَرْتُ الْكِرَامَ الْكَاتِبِيْنَ أَنْ يَرْفَعُوا الْقَلَمَ عَنِ الْخَلْقِ كُلِّهِمْ ثَلَاثَةَ أَيَّامٍ مِنْ ذَلِكَ الْيَوْمِ، وَلَا أَكْتُبُ عَلَيْهِمْ شَيْئًا مِنْ خَطَايَاهُمْ كَرَامَةً لَكَ وَ لِوَصِيِّكَ۔

يَا مُحَمَّدُ، إِنِّيْ قَدْ جَعَلْتُ ذَلِكَ الْيَوْمَ عِيْداً لَكَ وَلِأَهْلِ بَيْتِكَ وَ لِمَنْ تَبِعَهُمْ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ شِيْعَتِهِمْ، وَآلَيْتُ عَلَى نَفْسِيْ بِعِزَّتِيْ وَ جَلَالِيْ وَ عُلُوِّيْ فِيْ مَكَانِيْ لَأَحْبُوَنَّ مَنْ تَعَيَّدَ فِيْ

ذَلِكَ الْيَوْمِ مُحْتَسِباً ثَوَابَ الْخَافِقَيْنِ، وَلَأُشَفِّعَنَّهُ فِيْ أَقْرِبَائِهِ وَ
ذَوِيْ رَحِمِهِ، وَلَأَزِيدَنَّ فِيْ مَالِهِ إِنْ وَسَّعَ عَلَى نَفْسِهِ وَعِيَالِهِ
فِيْهِ، وَلَأُعْتِقَنَّ مِنَ النَّارِ فِيْ كُلِّ حَوْلٍ فِيْ مِثْلِ ذَلِكَ الْيَوْمِ
أَلْفاً مِنْ مَوَالِيْكُمْ وَ شِيْعَتِكُمْ، وَلَأَجْعَلَنَّ سَعْيَهُمْ مَشْكُوراً، وَ
ذَنْبَهُمْ مَغْفُوْراً، وَ أَعْمَالَهُمْ مَقْبُوْلَةً۔

قَالَ حُذَيْفَةُ: ثُمَّ قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِؐ فَدَخَلَ بَيْتَ أُمِّ سَلَمَةَ، وَ
رَجَعْتُ عَنْهُ وَ أَنَا غَيْرُ شَاكٍ فِيْ أَمْرِ الشَّيْخِ، حَتَّى تَرَأَّسَ بَعْدَ
وَفَاةِ النَّبِيِّؐ وَ أُتِيحَ الشَّرُّ وَعَادَ الْكُفْرُ، وَارْتَدَّ عَنِ الدِّينِ، وَ
تَشَمَّرَ لِلْمُلْكِ، وَ حَرَّفَ الْقُرْآنَ، وَ أَحْرَقَ بَيْنَ الْوَحْيِ، وَ
أَبْدَعَ السُّنَنَ، وَ غَيَّرَ الْمِلَّةَ، وَ بَدَّلَ السُّنَّةَ۔

وَرَدَّ شَهَادَةَ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، وَ كَذَّبَ فَاطِمَةَ بِنْتَ رَسُولِ اللّٰهِؐ،
وَاغْتَصَبَ فَدَكاً، وَ أَرْضَى الْمَجُوسَ وَالْيَهُوْدَ وَالنَّصَارَى، وَ
أَسْخَنَ أَسْخَطَ (خ) قُرَّةَ عَيْنِ الْمُصْطَفَى وَلَمْ يُرْضِهَا، وَ غَيَّرَ
السُّنَنَ كُلَّهَا۔

وَ دَبَّرَ عَلَى قَتْلِ أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ، وَأَظْهَرَ الْجَوْرَ، وَ حَرَّمَ مَا
أَحَلَّ اللّٰهُ، وَأَحَلَّ مَاحَرَّمَ اللّٰهُ، وَأَلْقَى إِلَى النَّاسِ أَنْ يَتَّخِذُوا
مِنْ جُلُودِ الْإِبِلِ دَنَانِيرَ۔ وَلَطَمَ وَجْهَ الزَّكِيَّةِ، وَصَعِدَ مِنْبَرَ
رَسُولِ اللّٰهِؐ غَصْباً وَ ظُلْماً، وَافْتَرَى عَلَى أَمِيرِ الْمُؤْمِنِينَ
وَعَانَدَهُ، وَ سَفَهَ رَأْيَهُ۔

قَالَ حُذَيْفَهُ: فَاسْتَجَابَ اللّٰهُ دُعَاءَ مَوْلَاتِيْ عَلَى ذَلِكَ الْمُنَافِقِ، وَ
أَجْرَىٰ قَتْلَهُ عَلَى يَدِ قَائِلِهِ (رَحْمَةُ اللّٰهِ عَلَيْهِ) فَدَخَلْتُ عَلَى أَمِيرِ
الْمُؤْمِنِينَ لِأُهَنِّئَهُ بِقَتْلِ الْمُنَافِقِ وَ رُجُوعِهِ إِلَى دَارِ الْإِنْتِقَامِ۔

قَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَؑ: يَا حُذَيْفَةَ، أَتَذْكُرُ الْيَوْمَ الَّذِيْ دَخَلْتَ
فِيْهِ عَلَى سَيِّدِيْ رَسُولِ اللّٰهِؐ، وَ أَنَا وَ سِبْطَاهُ تَأْكُلُ مَعَهُ، فَدَلَّكَ
عَلَى فَضْلِ ذَلِكَ الْيَوْمِ الَّذِيْ دَخَلْتَ عَلَيْهِ فِيهِ؟

قُلْتُ: بَلَى يَا أَخَا رَسُولِ اللّٰهِؐ۔

قَالَ: هُوَ وَاللّٰهِ هَذَا الْيَوْمُ الَّذِيْ أَقَرَّ اللّٰهُ بِهِ عَيْنَ آلِ الرَّسُولِؐ، وَ
إِنِّيْ لَأَعْرِفُ لِهَذَا الْيَوْمِ اثْنَيْنِ وَ سَبْعِينَ اسْماً۔

قَالَ حُذَيْفَهُ، قُلْتُ: يَا أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَؑ، أُحِبُّ أَنْ تُسْمِعَنِيْ
أَسْمَاءَ هَذَا الْيَوْمِ، وَكَانَ يَوْمَ التَّاسِعَ مِنْ شَهْرِ رَبِيْعِ الْأَوَّلِ۔

فَقَالَ أَمِيرُ الْمُؤْمِنِينَ:

هَذَا يَوْمُ الْإِسْتِرَاحَةِ، وَ يَوْمُ تَنْفِيسِ الْكُرْبَةِ، وَ يَوْمُ الْغَدِيرِ
الثَّانِيْ، وَ يَوْمُ تَحْطِيطِ الْأَوْزَارِ، وَ يَوْمُ الْخِيَرَةِ الْحَبْوَةِ، وَ يَوْمُ
رَفْعِ الْقَلَمِ، وَ يَوْمُ الْهُدُوْ، وَ يَوْمُ الْعَافِيَةِ، وَ يَوْمُ الْبَرَكَةِ، وَ يَوْمُ
الثَّارَاتِ، وَ يَوْمُ عِيدِ اللّٰهِ الْأَكْبَرِ۔

وَ يَوْمٌ يُسْتَجَابُ فِيهِ الدُّعَاءُ، وَ يَوْمُ الْمَوْقِفِ الْأَعْظَمِ، وَ يَوْمُ
التَّوَافِيْ، وَ يَوْمُ الشَّرْطِ، وَ يَوْمُ نَزْعِ السَّوَادِ، وَ يَوْمُ نَدَامَةِ الظَّالِمِ،
وَ يَوْمُ انْكِسَارِ الشَّوْكَةِ، وَ يَوْمُ نَفْيِ الْهُمُومِ۔ وَ يَوْمُ الْقُنُوعِ، وَ

يَوْمُ الْعَرْضِ، وَ يَوْمُ الْقُدْرَةِ، وَ يَوْمُ التَّصَفُّحِ، وَ يَوْمُ فَرَحِ الشِّيعَةِ، وَ يَوْمُ التَّوْبَةِ، وَ يَوْمُ الإِنَابَةِ، وَ يَوْمُ الزَّكَاةِ الْعُظمى، وَ يَوْمُ الْفِطْرِ الثَّانِيْ، وَ يَوْمُ سَيْلِ النَّغَابِ [البَغَاتِ (خ)]۔

وَ يَوْمُ تَجَرُّعِ الرِّيقِ، وَ يَوْمُ الرِّضَا، وَ يَوْمُ عِيدِ أَهْلِ الْبَيْتِ، وَ يَوْمُ ظَفِرَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ، وَ يَوْمَ يَقْبَلُ اللهُ أَعْمَالَ الشِّيعَةِ، وَ يَوْمُ تَقْدِيمِ الصَّدَقَةِ، وَ يَوْمُ طَلَبِ الزِّيَادَةِ، وَ يَوْمُ قَتْلِ الْمُنَافِقِ، وَ يَوْمُ الْوَقْتِ الْمَعْلُومِ، وَ يَوْمُ سُرُورِ أَهْلِ الْبَيْتِ، وَ يَوْمُ الشَّاهِدِ وَ يَوْمُ الْمَشْهُودِ۔

وَ يَوْمَ يَعَضُّ الظَّالِمُ عَلَى يَدَيْهِ، وَ يَوْمُ الْقَهْرِ عَلَى الْعَدُوِّ، وَ يَوْمُ هَدْمِ الضَّلَالَةِ، وَ يَوْمُ التَّنْبِيهِ، وَ يَوْمُ التَّصْرِيدِ، وَ يَوْمُ الشَّهَادَةِ، وَ يَوْمُ التَّجَاوُزِ عَنِ الْمُؤْمِنِينَ، وَ يَوْمُ الزَّهْرَةِ، وَ يَوْمُ الْعُذُوبَةِ، وَ يَوْمُ الْمُسْتَطَابِ بِهِ، وَ يَوْمُ ذَهَابِ سُلْطَانِ الْمُنَافِقِ، وَ يَوْمُ التَّسْدِيْدِ، وَ يَوْمٌ فِيْهِ تَفْرِيحُ الْمُؤْمِنِ۔

وَ يَوْمُ الْمُبَاهَلَةِ، وَ يَوْمُ الْمُفَاخَرَةِ، وَ يَوْمُ قَبُوْلِ الأَعْمَالِ، وَ يَوْمُ التَّبْجِيلِ، وَ يَوْمُ النَّحْلَةِ، وَيَوْمُ إِضَاعَةِ الشُّكْرِ وَ يَوْمُ نَظَرِ الْمَظْلُوْمِ، وَ يَوْمُ الزِّيَارَةِ، وَ يَوْمُ التَّوَدُّدِ، وَ يَوْمُ التَّحَبُّبِ، وَ يَوْمُ الْوُصُولِ، وَ يَوْمُ التَّزْكِيَةِ، وَيَوْمُ كَشْفِ الْبِدَعِ، وَ يَوْمُ الزُّهْدِ فِي الْكَبَائِرِ، وَيَوْمُ التَّزَاوُرِ، وَيَوْمُ الْمَوْعِظَةِ، وَيَوْمُ الْعِبَادَةِ، وَيَوْمُ الإِسْتِسْلَامِ۔

قَالَ حُذَيْفَةُ: فَقُمْتُ مِنْ عِنْدِهِ - يَعْنِيْ أَمِيرَ الْمُؤْمِنِينَ - وَ قُلْتُ فِيْ نَفْسِيْ: لَوْ لَمْ أُدْرِكْ مِنْ أَفْعَالِ الْخَيْرِ وَمَا أَرْجُو بِهِ الثَّوَابَ إِلَّا فَضْلَ هَذَا الْيَوْمِ لَكَانَ مُنَايَ۔

قَالَ مُحَمَّدُ بْنُ الْعَلَاءِ الْهَمْدَانِيُّ، وَ يَحْيَى بْنُ مُحَمَّدِ بْنِ جَرِيحٍ: فَقَامَ كُلُّ وَاحِدٍ مِنَّا وَ قَبَّلَ رَأْسَ أَحْمَدَ بْنِ إِسْحَاقَ بْنِ سَعِيدٍ الْقُمِّيِّ، وَ قُلْنَا: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِيْ قَيَّضَكَ لَنَاحَتَّى شَرَّفْتَنَا بِفَضْلِ هَذَا الْيَوْمِ۔ وَ رَجَعْنَا عَنْهُ، وَتَعَيَّدْنَا فِيْ ذَلِكَ الْيَوْمِ»۔ [1]

محمد بن علاء ہمدانی اور یحییٰ بن محمد کہتے ہیں:

"ہم دونوں عمر کے بارے میں بحث کر رہے تھے اور معاملہ ہمارے لئے شبہے والا ہوگیا، ہم نے فیصلہ کیا کہ قم شہر میں امام حسن عسکری علیہ السلام کے صحابی احمد بن اسحاق قمی کے پاس چلیں تاکہ حقیقت جان سکیں، ہم نے دروازہ کھٹکھٹایا، ان کے گھر سے ایک عراقی خادمہ باہر آئی، ہم نے احمد بن اسحاق کے بارے میں پوچھا، اس نے کہا: یہ عید کا دن ہے، وہ عید کے اعمال میں مشغول ہیں۔

ہم نے کہا: سبحان اللہ! شیعہ کی عیدیں تو چار ہی ہیں: عید قربان، عید فطر، عید غدیر، اور جمعہ۔

اس نے جواب دیا: احمد بن اسحاق نے اپنے مولا، امام علی النقی الہادی

[1]۔ المختصر، ص88-101، ح126؛ بحار الانوار، ج31 ص120-129 وجلد95 ص351-355، ح1
اس رسالے میں ہم نے عربی متن بھی شامل کر دیا ہے تاکہ قارئین کو زحمت نہ ہو۔

علیہ السلام سے روایت کی ہے کہ آج کا دن عید ہے، اور یہ دن اہل بیت علیہم السلام اور ان کے شیعوں کے نزدیک سب سے افضل عید ہے۔

ہم نے کہا: ان سے کہو ہم آئے ہیں، اجازت لے کر ہم کو ان کے پاس لے چلو۔

وہ احمد بن اسحاق کے پاس گئی اور ہماری آمد کی خبر دی، وہ باہر آئے، وہ ایک چادر اوڑھے ہوئے تھے، جس سے مُشک کی خوشبو آ رہی تھی، اور وہ اپنی عباء سے چہرہ ڈھکے ہوئے تھے۔

ہم اس عمل پر حیران ہوئے۔

انہوں نے کہا: آپ لوگوں کا قصور نہیں، میں نے عید کے لئے غسل کیا ہے۔

ہم نے پوچھا: کیا واقعی آج عید ہے؟

کہا: ہاں! آج کا دن نہم ربیع الاول ہے۔

پھر ان دونوں راویوں نے کہا: وہ ہمیں اپنے گھر کے اندر لے گئے، ہمیں تخت پر بٹھایا، اور کہا: میں اور میرے کچھ بھائیوں نے فیصلہ کیا تھا کہ ہم اپنے مولا امام حسن عسکری علیہ السلام کی خدمت میں «سرّ من رأى» سامرہ جائیں، جیسے آپ لوگ میرے پاس آئے، ہم نے ان سے اجازت لی، تو انہوں نے ہمیں اجازت دی۔

ہم نے دیکھا کہ امام علیہ السلام نے اپنے تمام خادموں کو حکم دیا تھا کہ جس قدر ممکن ہو نیا لباس پہنیں، اور ان کے سامنے عود جل رہا تھا، جسے خود امام

علیہ السلام جلا رہے تھے۔

ہم نے عرض کیا: اے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے فرزند علیہ السلام! ہمارے ماں باپ آپ علیہ السلام پر قربان ہوں، کیا آج کے دن اہلِ بیت علیہم السلام کے لئے کوئی نئی خوشی واقع ہوئی ہے؟

آپ علیہ السلام نے فرمایا: اہل بیت علیہم السلام کے نزدیک کون سا دن اس دن (۹ ربیع الاول) سے زیادہ محترم ہو سکتا ہے؟ میرے والد نے مجھے حدیث بیان کی کہ حذیفہ بن یمان اسی دن میرے جد رسولِ خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے۔

حذیفہ کہتے ہیں: میں نے دیکھا کہ میرے مولا امیر المؤمنین علیہ السلام، اپنے دو فرزند حسن وحسین علیہم السلام کے ساتھ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ساتھ کھانے میں شریک تھے اور رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ان دونوں کی طرف دیکھ کر مسکرا رہے تھے اور اپنے دونوں نواسوں سے فرما رہے تھے: کھاؤ، آج کے دن کی برکت سے، یہ کھانا تمہارے لئے خوشگوار ہو، کیونکہ آج وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ تمہارے دشمن اور تمہارے جد کے دشمن کو ہلاک کرے گا اور تمہاری والدہ (فاطمہ زہرا سلام اللہ علیہا) کی دعا کو قبول کرے گا۔

کھاؤ، کیونکہ آج وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ تمہارے شیعوں اور محبوں کے اعمال کو قبول کرے گا۔

کھاؤ، کیونکہ آج وہ دن ہے جس میں اللہ کا یہ قول سچ ہو جائے گا:

یہ ان کے گھروں کی حالت ہے کہ وہ ان کے ظلم کی وجہ سے ویران ہو چکے ہیں۔

کھاؤ، کیونکہ آج وہ دن ہے جس میں تمہارے جد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے دشمن کی عظمت کو توڑ دیا جائے گا۔

کھاؤ، کیونکہ آج وہ دن ہے جس میں میرے اہل بیت علیہم السلام پر ظلم کرنے والا اور ان کا حق غصب کرنے والا فرعون ہلاک ہو جائے گا۔

کھاؤ، کیونکہ آج وہ دن ہے جس میں اللہ تعالیٰ منافقین کے تمام اعمال کو رد کر دے گا اور ان کے کاموں کو غبار کی طرح بکھیر دے گا۔

حذیفہ فرماتے ہیں: میں نے عرض کیا: اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! کیا آپ کی امت اور آپ کے صحابہ میں ایسے لوگ ہوں گے جو اسلام کی حرمتوں کو پامال کریں گے؟

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: ہاں اے حذیفہ! جبت [ابوبکر] منافقین میں سے ایک شخص ان پر حاکم بنے گا۔

وہ میری امت میں ریاکاری کرے گا، لوگوں کو اپنی طرف بلائے گا، اور عذاب کا کوڑا اپنے کاندھے پر رکھے گا۔

وہ لوگوں کو اللہ کے راستے سے روکے گا، اللہ کی کتاب میں تحریف کرے گا، سنت میں تبدیلی کرے گا۔ میرے فرزندوں کی میراث پر قبضہ کرے گا، اپنے آپ کو عالم ظاہر کرے گا۔

میرے بعد امام علیہ السلام سے دشمنی کرے گا، اللہ کے مال کو ناحق حلال سمجھے گا اور اُسے اللہ کی نافرمانی میں خرچ کرے گا، مجھ کو اور میرے بھائی علی علیہ السلام یعنی میرے وصی کو جھٹلائے گا۔

میری بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا کا حق چھین لے گا، میری بیٹی اسے بددعا دے گی، اور اللہ اس کی بددعا کو آج کے دن قبول فرمائے گا۔

حذیفہ کہتے ہیں: میں نے عرض کیا:

اے اللہ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم! آپ اللہ سے دعا کیوں نہیں کرتے کہ وہ اس شخص کو آپ کی زندگی میں ہی ہلاک کر دے؟

رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا: اے حذیفہ! میں اللہ کی قضاء و قدر پر اعتراض نہیں کرنا چاہتا، کیونکہ یہ سب اللہ کے علم ازلی میں پہلے سے طے شدہ ہے۔

البتہ میں نے اللہ سے یہ دعا ضرور کی ہے کہ اس دن کو جس دن وہ شخص مرے گا، باقی دنوں پر فضیلت دے تاکہ میرے چاہنے والے، اہل بیت علیہم السلام کے شیعہ اور ان کے دوست اسے ایک سنت اور یادگار کے طور پر منائیں۔

اللہ نے میری طرف وحی فرمائی اور فرمایا: اے محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم!

میرے علم سابق میں یہ لکھا ہوا ہے کہ دنیا کی مصیبتیں، آزمائشیں، اور منافقوں اور غاصب بندوں کا ظلم آپ اور آپ کے اہل بیت علیہم السلام پر آن پڑے گا۔ جو آپ کے خیر خواہ ہونے کا دعویٰ کریں گے، اور وہی آپ کو دھوکہ بھی دیں گے۔ آپ ان سے نرمی اور محبت سے پیش آئیں گے، وہ آپ کے دشمن ہوں گے۔

اگر آپؐ ان کو راضی بھی کریں گے، تو بھی وہ آپؐ سے کینہ رکھیں گے۔

اے محمد ﷺ! آپؐ تصدیق کرتے ہیں، مگر لوگ آپؐ کو جھٹلاتے ہیں؛ آپؐ انہیں (راہِ حق پر) جمع کرتے ہیں، اور دشمن کے ہاتھوں سے نجات دِلاتے ہیں، مگر وہ آپؐ کو چھوڑ کر دشمن کے حوالے کر دیتے ہیں، قسم ہے اپنی قدرت، اپنی سلطنت، اور اپنی طاقت کی، میں اس کی روح پر جو آپؐ کے بعد علی علیہ السلام کا حق غصب کرے گا، دوزخ کے ہزار باب کھول دوں گا اور آگ کے گہرے گڑھے میں ڈال دوں گا، اور اس جہنم کی آگ کا عذاب چکھاؤں گا جس پر ابلیس بھی نظر رکھتا ہے، ابلیس بھی اس پر لعنت کرے گا، اور ان منافقوں کو قیامت کے دن انبیاء علیہم السلام کے فرعونوں اور دین کے دشمنوں کے لئے نشانِ عبرت بنا دوں گا، ان سب کو اور ان کے دوستوں، مددگاروں، ظالموں اور منافقوں کو دوزخ کی آگ میں اکٹھا کروں گا، جہاں وہ سیاہ چہروں، ذلیل، خوار اور پشیمان حالت میں ہمیشہ ہمیشہ کے لئے رہیں گے۔

اے محمد ﷺ! آپؐ کے وصی علی علیہ السلام کو آپؐ کے مقام تک پہنچنا آسان و ممکن نہ ہوگا، مگر یہ کہ وہ اپنے زمانہ کے فرعون اور اُن کے (علی علیہ السلام) کے حق کے غاصب سے اذیت پائے گا۔ وہی شخص جو مجھ پر جسارت کرے گا، میرے کلام کو بدل دے گا، مجھ سے شرک کرے گا، لوگوں کو میرے راستے سے روک دے گا، اپنے آپ کو بنی اسرائیل کے بچھڑے کی مانند بنائے گا

اور اس امت پر مسلط ہوگا، وہ میرے عرش میں مجھ سے کفر کرے گا۔

میں نے اپنے ساتوں آسمانوں کے فرشتوں اور آپؐ کے شیعوں و محبوں کو حکم دیا کہ جس دن میں اس غاصب کی جان قبض کروں، وہ جشن منائیں اور میں نے انہیں حکم دیا کہ بیت المعمور کے سامنے میری عزت و جلالت کا تخت قائم کریں، میری حمد و ثنا کریں، اور آپؐ کے شیعوں و محبوں جو نسل آدم سے ہیں کے لئے مغفرت طلب کریں، آپؐ اور آپؐ کے وصی کے احترام و عظمت کے باعث میں نے کراماً کاتبین (اعمال لکھنے والے) فرشتوں کو حکم دیا کہ اس دن سے تین دن تک تمام مخلوق سے قلمِ تکلیف کو اٹھا لیں اور ان کی کوئی خطا نہ لکھیں۔

اے محمد ﷺ! میں نے اس دن کو آپؐ کے لئے، آپؐ کے اہل بیت علیہم السلام کے لئے، اور ان مؤمنین و شیعیان کے لئے جو آپؐ کے اہل بیت علیہم السلام کی پیروی کریں، عید قرار دیا ہے اور میں نے اپنی عزت، جلال، اور بلند مرتبے کی قسم کھائی ہے کہ جو بھی اس دن کو خدا کے لئے عید سمجھے، میں اسے مشرق و مغرب کے تمام لوگوں کے برابر ثواب دوں گا، اسے اس کے اقربا اور رشتہ داروں میں شفیع بناؤں گا اور جو شخص اس دن اپنے اور اپنے اہل و عیال پر وسعت کرے، میں اس کے مال میں اضافہ کروں گا اور ہر سال اسی دن پر میں آپؐ کے ہزار شیعوں اور پیروکاروں کو جہنم سے نجات دوں گا، ان کی کوششوں کو سراہوں گا، ان کے گناہ معاف کروں گا اور ان کے

اعمال قبول کروں گا۔

حذیفہ کہتا ہے: پھر رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اٹھے اور اُم سلمہ کے گھر داخل ہوئے اور میں واپس آیا، جبکہ مجھے اس لعنتی جبت کے معاملے میں شک نہ رہا، یہاں تک کہ رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی شہادت کے بعد وہ اقتدار پر قابض ہوا، شر پھیلانے کے لئے اُٹھ کھڑا ہوا، کافر ہو گیا، دین سے مرتد ہو گیا، حکومت کے لئے لپکا، قرآن میں تحریف کی، وحی کے گھر کو آگ لگائی، بدعتیں قائم کیں، ملتِ اسلامیہ کو بدل دیا، سنتِ نبوی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو مسخ کیا۔

امیر المؤمنین علی علیہ السلام کی گواہی کو جھٹلایا، رسول صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی بیٹی فاطمہ سلام اللہ علیہا کو جھٹلایا، فدک پر غاصبانہ قبضہ کیا، مجوسیوں، یہودیوں اور عیسائیوں کو خوش کیا، اور اسلام کے لئے باعث شرم بنا۔

چشم نورِ مصطفیٰ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو ناراض کر دیا اور ان کی رضامندی حاصل نہ کی، اور تمام روایات کو بدل ڈالا۔

اس نے امیر المؤمنین علی علیہ السلام کے قتل کا منصوبہ بنایا اور ظلم کو واضح کر دیا اور حلال کو حرام اور حرام کو حلال قرار دیا اور لوگوں سے کہا کہ وہ اونٹ کی کھال سے دینار بنائیں۔

اس نے رسول خدا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی پاکدامن بیٹی سیدہ فاطمہ سلام اللہ علیہا پر ظلم کیا اور ناحق اور ظالمانہ طریقے سے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے منبر پر چڑھ گیا اور امیر المؤمنین علی علیہ السلام پر جھوٹ بولا اور ان سے دشمنی کی اور ان کی رائے کو بے وقوفی کہا۔

حذیفہ نے کہا: خدا نے میری سیدہ آقازادی فاطمہ سلام اللہ علیہا کی بددعا اس منافق پر قبول فرمائی اور اس کا قتل اسی قاتل کے ہاتھوں انجام دیا، میں امیر المؤمنین علی علیہ السلام کے پاس گیا تاکہ اس منافق کے قتل کی مبارکباد دوں اور اس کے انتقام کی واپسی کی اطلاع دوں۔

امام علی علیہ السلام نے فرمایا: اے حذیفہ! کیا تم اس دن کو یاد کرتے ہو جب تم میرے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے تھے اور میں اور انُ کے دونواسے (علیہم السلام) انُ کے ساتھ کھانا کھا رہے تھے؟ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے تمہیں اسی دن کی برکت کے سبب رہنمائی کی تھی۔

میں نے کہا: ہاں، اے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے بھائی علیہ السلام!

انہوں نے فرمایا: واللہ! یہی وہ دن ہے جس میں خدا نے آلِ پیامبر علیہم السلام کی نظر کو روشن کیا اور اس دن کے ۲۷ نام ہیں۔

میں نے کہا: اے امیر المؤمنین علیہ السلام! میں چاہتا ہوں کہ آپ علیہ السلام ان دنوں کے نام اپنی زبان سے سنائیں۔ وہ دن مہینہ ربیع الاول کی نو (۹) تاریخ کا تھا۔

امیر المؤمنین علی علیہ السلام نے فرمایا:

هٰذَا يَوْمُ الْإِسْتِرَاحَةِ (راحت کا دن)

وَ يَوْمُ تَنْفِيْسِ الْكُرْبَةِ (کرب و غم سے نجات کا دن)

وَ يَوْمُ الْغَدِيْرِ الثَّانِيْ (دوسری غدیر کا دن)

وَ يَوْمُ تَحْطِيْطِ الْأَوْزَارِ (ہتھیاروں کے ٹوٹنے کا دن)

وَ يَوْمُ الْخِيَرَةِ الْحَبْوَةِ (اللہ کا منتخب کردہ دن)

وَ يَوْمُ رَفْعِ الْقَلَمِ (وہ دن کہ جس دن فرشتے لوگوں کی خطاؤں کو نہیں لکھتے)

وَ يَوْمُ الْهُدُوْ (سکون و اطمینان کا دن)

وَ يَوْمُ الْعَافِيَةِ (مغفرت کا دن)

وَ يَوْمُ الْبَرَكَةِ (مبارک دن)

وَ يَوْمُ الثَّارَاتِ (انتقام کا دن)

وَ يَوْمُ عِيْدِ اللهِ الْأَكْبَرِ (اللہ کی سب سے بڑی عید کا دن)

وَ يَوْمُ يُسْتَجَابُ فِيْهِ الدُّعَاءُ (دُعا کی مقبولیت کا دن)

وَ يَوْمُ الْمَوْقِفِ الْأَعْظَمِ (بڑے فیصلے کا دن)

وَ يَوْمُ التَّوَافِيْ (وعدہ وفائی کا دن)

وَ يَوْمُ الشَّرْطِ (شرط و شرائط کا دن)

وَ يَوْمُ نَزْعِ السَّوَادِ (اندھیروں کے چھٹ جانے کا دن)

وَ يَوْمُ نَدَامَةِ الظَّالِمِ (ظالم کی ندامت کا دن)

وَ يَوْمُ انْكِسَارِ الشَّوْكَةِ (ظلم کے ٹوٹنے کا دن)

وَ يَوْمُ نَفْيِ الْهُمُوْمِ (غموں کے ختم ہونے کا دن)

وَ يَوْمُ الْقُنُوْعِ (قناعت کرنے والوں کا دن)

وَ يَوْمُ الْعَرْضِ الْقُدْرَةِ (قدرت کے جلوہ افروز ہونے کا دن)

وَ يَوْمُ التَّصَفُّحِ (چھان پھٹک کا دن)

وَ يَوْمُ فَرَحِ الشِّيْعَةِ (اہل تشیع کی خوشی کا دن)

وَ يَوْمُ التَّوْبَةِ (توبہ کی قبولیت کا دن)

وَ يَوْمُ الْإِنَابَةِ (خدا کی طرف رجوع کرنے کا دن)

وَ يَوْمُ الزَّكَاةِ الْعُظْمٰى (عظیم پاکیزگی کا دن)

وَ يَوْمُ الْفِطْرِ الثَّانِيْ (دوسری عید فطر کا دن)

وَ يَوْمُ سَيْلِ النِّغَابِ [البغات (خ)] (آسانی کا دن)

وَ يَوْمُ تَجَرُّعِ الرِّيْقِ (منافق کی اذیت کا دن)

وَ يَوْمُ الرِّضَا (راضی ہونے کا دن)

وَ يَوْمُ عِيْدِ أَهْلِ الْبَيْتِ (اہل بیتؑ کی عید کا دن)

وَ يَوْمُ ظَفِرَتْ بِهِ بَنُو إِسْرَائِيلَ (بنی اسرائیل کی کامیابی کا دن)

وَ يَوْمَ يَقْبَلُ اللهُ أَعْمَالَ الشِّيْعَةِ

(بارگاہِ خدا میں اعمال اہل تشیع کی مقبولیت کا دن)

وَ يَوْمُ تَقْدِيْمِ الصَّدَقَةِ (صدقہ دینے کا دن)

وَ يَوْمُ الزِّيَارَةِ (ملاقات کا دن)

وَ يَوْمُ قَتْلِ الْمُنَافِقِ (منافق کو قتل کرنے کا دن)

وَ يَوْمُ الْوَقْتِ الْمَعْلُوْمِ (معین وقت کا دن[1])

وَ يَوْمُ سُرُوْرِ أَهْلِ الْبَيْتِ (اہل بیتؑ کی خوشی کا دن)

وَ يَوْمُ الشَّاهِدِ وَ يَوْمُ الْمَشْهُوْدِ

[1] سورۂ فرقان: ۲۷

(گواہ اور جس کی گواہی دی جائے گی اس کا دن)

وَ یَوْمَ یَعَضُّ الظَّالِمُ عَلٰی یَدَیْهِ

(اس دن ظالم حسرت سے اپنے ہاتھوں کو کاٹے گا[1])

وَ یَوْمُ الْقَهْرِ عَلَی الْعَدُوِّ (دشمن پر قہر برسنے کا دن)

وَ یَوْمُ هَدْمِ الضَّلَالَةِ (گمراہی کے منہدم ہونے کا دن)

وَ یَوْمُ التَّنْبِیهِ (آگاہ کرنے کا دن)

وَ یَوْمُ التَّصْرِیدِ (سقائی کا دن)

وَ یَوْمُ الشَّهَادَةِ (گواہی کا دن)

وَ یَوْمُ التَّجَاوُزِ عَنِ الْمُؤْمِنِینَ

(مومنین کی خطاؤں کو درگزر کرنے کا دن)

وَ یَوْمُ الزَّهْرَةِ (زہرہ کا دن)

وَ یَوْمُ الْعُذُوبَةِ (روزِ شیریں)

وَ یَوْمُ الْمُسْتَطَابِ بِهِ (وہ دن جو ہر آلودگی سے پاک وصاف ہے)

وَ یَوْمُ ذَهَابِ سُلْطَانِ الْمُنَافِقِ (منافقوں کے امام کی ہلاکت کا دن)

وَ یَوْمُ التَّسْدِیدِ (سیدھے راستے کو آشکار کرنے کا دن)

وَ یَوْمٌ فِیهِ تَفْرِیحُ الْمُؤْمِنِ (مومن کی راحت کا دن)

وَ یَوْمُ الْمُبَاهَلَةِ (مباہلہ کا دن)

وَ یَوْمُ الْمُفَاخَرَةِ (فخرومباہات کا دن)

[1] سورۂ حجر:۳۸

وَ یَوْمُ قَبُوْلِ الْأَعْمَالِ (اعمال کی قبولیت کا دن)

وَ یَوْمُ التَّبْجِیلِ (محترم دن)

وَ یَوْمُ إِذَاعَةِ السِّرِّ (جس دن راز کھل جائے گا)

وَ یَوْمُ نَصْرِ الْمَظْلُوْمِ (مظلوم کی نصرت کا دن)

وَ یَوْمُ الزِّیَارَةِ (ملاقات کا دن)

وَ یَوْمُ التَّوَدُّدِ (اظہارِ تعلق کا دن)

وَ یَوْمُ التَّحَبُّبِ (اظہارِ محبت کا دن)

وَ یَوْمُ الْوُصُولِ (ہدف تک پہنچنے کا دن)

وَ یَوْمُ التَّزْکِیَةِ (تزکیہ کرنے کا دن)

وَ یَوْمُ کَشْفِ الْبِدَعِ (جس دن تمام بدعتیں آشکار ہو جائیں گی)

وَ یَوْمُ الزُّهْدِ فِی الْکَبَائِرِ (جس دن گناہوں سے کنارہ کشی کی جائے گی)

وَ یَوْمُ التَّزَاوُرِ (لوگوں کی ملاقات کا دن)

وَ یَوْمُ الْمَوْعِظَةِ (نصیحت والا دن)

وَ یَوْمُ الْعِبَادَةِ (عبادت کا دن)

وَ یَوْمُ الْإِسْتِسْلَامِ (سلامتی کا دن)۔

حذیفہ نے کہا: میں امیر المؤمنین علی علیہ السلام کے پاس سے اٹھا اور اپنے آپ سے کہنے لگا:

اگر میں نیکیوں اور ان چیزوں میں سے جن میں ثواب کی امید ہو، صرف اس دن کی فضیلت کو سمجھ لوں تو میرے لئے یہی کافی ہے اور میری خواہش پوری

ہوگئی۔

محمد بن علاء ہمدانی اور یحییٰ بن محمد بن جریح نے کہا:

ہم میں سے ہر ایک اٹھا اور احمد بن اسحاق بن سعید قمی کے سر کا بوسہ لیا اور کہا: الحمد للہ کہ تُو ہمارے لئے زندہ رہا تاکہ ہمیں اس دن کی فضیلت سے مستفیض کرے، پھر ہم اس کے پاس سے روانہ ہوئے اور اس دن کو جشن کے طور پر منایا“۔

اور صاحب کتاب ”زوائد الفوائد“ نے کہا ہے کہ:

”یہ حدیث میں نے علی بن محمد بن طی رحمتہ اللہ کے خط سے لکھی ہے اور دوسری کتب میں بھی تلاش کی تو کئی اور روایات اسی کے موافق پائیں، بس ان روایات پر اعتماد کیا اور حق ہے کہ شیعہ اس دن کو عظمت دیں اور اس میں خوشی اور مسرت کا اظہار کریں“۔

اور شیخ ابراہیم بن علی کفعمی نے اپنی کتاب ”مصباح“ میں لکھا ہے کہ صاحب کتاب ”مسار الشیعہ“ نے روایت کی ہے کہ:

”جو کوئی ماہ ربیع الاول کی نویں تاریخ کو خرچ کرے یعنی انفاق کرے اللہ تعالیٰ اس کے گناہ معاف کر دے گا اور مستحب ہے کہ اس دن مومن بھائیوں کو کھانا کھلائے، انہیں خوشبو لگائے، اپنے اہل و عیال اور دوسروں پر وسعت کرے یعنی خرچ کرے، نئے کپڑے پہنے، اللہ تعالیٰ کی عبادت اور شکر بجالائے اور یہ دن غم و حزن کے دور ہونے کا دن ہے اور یہ روزہ رکھنے کا

دن نہیں ہے“۔

مترجم کہتا ہے کہ ان بزرگوں کے نقل کرنے سے معلوم ہوا کہ اس دن کی فضیلت اور اس مبارک واقعہ کے وقوع کے بارے میں بہت سی احادیث وارد ہوئی ہیں اور قدیم زمانے سے شیعوں میں یہ دن مشہور رہا ہے اور اس کے خلاف کوئی روایت مجھے نظر نہیں آئی اور اہلِ عامہ (عمری) مؤرخین کا اتفاق معتبر احادیث کے خلاف معارضہ نہیں کرتا اور اگر کوئی اس بات کو بعید جانے کہ ایسا عظیم واقعہ کیسے ممکن ہے جو باعث غم بھی ہو اور باعثِ خوشی بھی (گیارہویں امام علیہ السلام کی شہادت و ۹ ربیع الاول) تو یہ بعید نہیں کیونکہ بہت سے واقعات ایسے ہوتے ہیں جن میں بیک وقت غم بھی ہوتا ہے اور خوشی بھی اور اس کا جواب یہ ہے کہ یہ واقعہ، واقعہ شہادت رسالت ماب ﷺ اور شہادت امیر المومنین علیہ السلام سے عظیم تر نہیں ہے اور ان میں سے ہر ایک میں اختلاف عامہ و خاصہ ہے اور پہلے واقعے میں عامہ کا جو موقف ہے وہ شیعہ کے عقیدے کے خلاف ہے اور اگر کوئی کہے کہ اس دن کو ظاہر کرنے سے عوام کی لعن و طعن بڑھے گی تو جواب یہ ہے کہ شیعہ کے لئے دونوں جگہ یہ مسئلہ جاری ہے اور یہاں اس کا اثر زیادہ قوی ہے۔ ممکن ہے کہ اس دن کے اظہار سے شیعوں کے لئے وہ لعن و طعن دور ہو جائے۔

اور چونکہ عامہ (عمری) و خاصہ علما کے درمیان اختلاف ہے اور اس مقام پر بعض ضعیف احادیث سے تمسک کرتے ہیں جو آئمہ علیہم السلام سے صحیح سند سے منقول نہیں ہیں، لہٰذا جو کوئی اس دن کو خدا کے قرب کے لئے عمل کرے تو اسے وہ ثواب دیا جائے گا جو ہر نیک عمل کرنے والے کو دیا جاتا ہے، اگرچہ نصوصِ شرعیہ کے خلاف ہو یا اس بارے میں آیات و روایات نہ ہوں۔

کوئی شخص جب عمل صالح بجالائے گا تو اسے ثواب ضرور ملے گا اور بعض نے کہا ہے کہ عمر بن سعد ملعون اس دن جہنم واصل ہوا تھا۔ اگر ایسا ہے تو یہی شرف اس دن کے لئے کافی ہے۔

اور یہ رسالہ تمام ہوا۔

حمد ہو خدائے لم یزل کی

اور درود وسلام ہوں محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وآل محمد علیہم السلام پر

اور انؑ کے تمام دشمنوں پر اللہ کی لعنت ہو۔

❖❖❖❖❖

مرثیہ

(سید نواب علی خاں گوہر رحمۃ اللہ علیہ)

ساقی شرابِ معرفتِ ذوالجلال دے 1 فطرت کو میری نُور کے سانچے میں ڈھال دے
خاموش ہے زُباں، اِسے حُسنِ مقال دے ہو عرش سے بُلند، مجھے وہ خیال دے
پاکیزگی ملے نفسِ جبرئیلؑ کی
کرنا ہے مجھ کو حمد خدائے جلیل کی

لاریب تُو عظیم ہے اے ربِّ پاک ذات 2 اعلیٰ ترا مقام ہے، اعلیٰ ترے صفات
جاری ترے کرم سے ہے سرچشمۂ حیات تیرے سوا نہیں کوئی مختارِ کائنات
باہر جو اپنے بس سے ہو وہ کام کیا کریں
توصیفِ ذوالجلال والاکرام کیا کریں

رحمٰن بھی، رحیم بھی، غفار بھی وہی 3 رزّاق بھی، حلیم بھی، ستّار بھی وہی
قادر بھی ہے، عظیم بھی، مختار بھی وہی مالک بھی ہے، غنی بھی، خبردار بھی وہی
عاصی کا پردہ پوش خدائے کریم ہے
رحمت کو جس پہ ناز، وہ ایسا رحیم ہے

یکساں نگاہدار حیات و ممات میں 4 ہر جا محیط کارگہہ کائنات میں
یکساں بصیر وزُود خبر، دن میں رات میں — یکرنگیاں لئے ہوئے ذات وصفات میں

اِس سے غرض نہیں مجھے کیسا ہے، کیا ہے تُو؟
بس اِتنا جانتا ہوں کہ میرا خدا ہے تُو

میرے لئے ہے بس یہی کافی خدا گواہ 5 اِقرار دل سے ہے، کہ وہی ہے مرا اِلٰہ
ممکن ہے بخش دے مرا خالق مرے گناہ — اپنے کرم سے دامِ رحمت میں دے پناہ

صرف اس لئے کہ طور ہے مجھ دل ملول کا
پکّا عُدو ہوں دشمنِ آلِ رسولؐ کا

شامل ہے میرے حال کے تائیدِ ذوالمنن 6 اپنے غلام کے ہیں مددگار پنجتنؑ
دشمن شکست کھاتا ہے پڑتا ہے جب بھی رَن — حربہ ہے میرا لعن و تبرا مشین گن

دم میں قدم اُکھڑتے ہیں ہرزشت وشُوم کے
لعنت کے وار کرتا ہوں یوں جھوم جھوم کے

سب سے بڑا عدوئے خداوندِ بحر و بر 7 سب سے عظیم دشمنِ رزّاقِ خشک و تر
سب سے بڑا مخالفِ خلّاقِ دادگر — شیطان سے بھی بڑھ کے پُرآشوب وخیرہ سر

جیسے نجس زیادہ سُور سے نہیں کوئی
دُشمن خدا کا بڑھ کے عمر سے نہیں کوئی

گر تھا عمر شریر، تو لعنت عمر پہ بھیج 8 شیطاں کا تھا نظیر، تو لعنت عمر پہ بھیج
تھا مشرکِ کبیر، تو لعنت عمر پہ بھیج — بیدار ہے ضمیر تو لعنت عمر پہ بھیج

کونین کی فلاح کا جوہر اِسی میں ہے
خوشنودیٔ خدا و پیغمبرؐ اِسی میں ہے

جس دل میں ہو محبتِ ثانیٔ نابکار 9 دوزخ میں منہ کے بَل اُسے ڈالے گا کردگار
اُلفت شقی کی ہے سندِ شعلہ ھائے نار — کیوں کر کریں نہ اُس سے برأت ہم اختیار

اُس کے لئے نوید عذابِ سقر کی ہے
جس دل میں ایک ذرہ بھی اُلفت عمر کی ہے

عادل خدا ہے عدل ہے اللہ کا شعار 10 یہ بھی تو دیکھئے کہ تھا کیسا یہ نابکار
تیرہ خیال، تیرہ نظر، تیرہ روزگار — فرزند ظلمتوں کا، ضلالت کا مایہ دار

اِس کا نہیں جواب زمیں آسمان میں
اِس سے بڑا نہیں ہے حرامی جہان میں

سُنّی لفنگے خود ہیں لفنگے سے لپٹے ہیں 11 ہیں جیسے ننگے، ویسے ہی ننگے سے لپٹے ہیں
قالین کو ہٹا کے، جھلنگے سے لپٹے ہیں — چھوڑا ہُما کا سایہ بھجنگے سے لپٹے ہیں

صاحب نظر بصیر تھے ہیرے اُنہیں ملے
جو کُور دِل شریر تھے، گھیرے اُنہیں ملے

منہ موڑا بابِ علمؑ سے، اجہل کیا پسند 12 طوبیٰ سے دُور بھاگ کے پیپل کیا پسند
باغِ بہشت چھوڑ کے، جنگل کیا پسند اعلیٰ سے رشتہ توڑ کے اسفل کیا پسند

حبل متیں کے بدلے ہتھوڑا پکڑ لیا
موتی سے منہ کو موڑ کے کوڑا پکڑ لیا

جاہل ہیں، بے تکے ہیں، اکڑتے ہیں دُمبکی 13 سمجھائیے اگر، تو بگڑتے ہیں دُمبکی
بے سمجھے بوجھے ہم سے جھگڑتے ہیں دُمبکی سچوں سے جھوٹ بات پہ لڑتے ہیں دُمبکی

منہ پیٹیں گے، یہ دیکھیں گے جب آنکھ کھول کے
پایہ عمر کا پکڑے ہیں اندھے ٹٹول کے

معلوم سب کو ہے اثرِ پایۂ نسبتی 14 تبت سے جس کو ربط، کہا اُس کو تبّتی
سنت ہوا جو امر، کہا اُس کو سنّتی بدعت کے اِرتباط سے بنتا ہے بدعتی

چھوٹی سی چیز پائی تو مُنّی کہا اُسے
سُن جس کی عقل ہو گئی سُنّی کہا اُسے

اے کاش یہ بھی دیکھیں کہ کیا چیز تھا عمر 15 کس طرح اِس شریر نے کی زندگی بسر
ماں اس شقی کی کیسی تھی اور کیسا تھا پدر رشتے تھے والدین کے آپس میں کس قدر

ہے اصل یہ کہ نشۂ بدعت میں مست ہیں
سُنّی حرامزادے حرامی پرست ہیں

راوی کلیب کرتا ہے کچھ اس طرح بیاں 16 اصلاح کی بھی جلد میں جس کا ملا نشاں
''کنزالعمال'' میں بھی چھپی ہے یہ داستاں منبر پہ روزِ جمعہ یہ ملعوں تھا خطبہ خواں

خود اپنے عُقدے کھول رہا تھا یہ بے حیا
اُلو کی طرح بول رہا تھا یہ بے حیا

عمرانؑ کی آلِ پاکؑ کا سُورہ زبان پہ تھا 17 اُس میں مقام جنگِ اُحد کا بھی آ گیا
آیت میں صاف ذکر تھا اُس وقتِ سخت کا کھا کر شکست بھاگے تھے جب رَن سے بے حیا

دِکھلائی پیٹھ رشتۂ ایماں کو توڑ کے
نرغے میں دشمنوں کے پیمبرؐ کو چھوڑ کے

اُس دم کمال فخر سے بولا وہ خُود پرست 18 جیسے ہی چھائی لشکرِ اسلام پر شکست
میں نے کیا فرار کا معقول بندوبست سرپٹ پھلانگتا ہوا سارے بلند و بست

سبقت کی میں نے بھاگنے والے گروہ پر
جیسے پہاڑی بکری اُچھلتی ہے کوہ پر

بے دین و بے شعور وحید الزماں شقی 19 تفسیر پارۂ دھم اِس گُور دل نے کی
یہ بات صفحۂ صد و پنجاہ میں لکھی اپنی مثال ''اُدوے'' سے اِس جَاعمر نے دی

یہ جمع اُدویہ کی بہ تعجیل ہو گئی
یعنی پہاڑی بکری سے تمثیل ہو گئی

تحریر کر رہا ہے وہ ملعون و نابکار 20 ''اُدوے'' کالفظ دل میں کھٹکتا تھا مثلِ خار
کیوں مرد نے مثالِ زَنانی کی اختیار بکرے کے بدلے بکری بنا کیوں یہ بدشعار

مَادہ شعار کس لئے یہ بدنسب ہوا
کافی کیا جو غور تو ظاہر سبب ہوا

مضبوط بکرے آٹھ خدا نے بنائے ہیں 21 طاقت میں بےنظیر ہیں، سیسہ پلائے ہیں
فولادی سینگ رکھتے ہیں داڑھی بڑھائے ہیں عرشِ خدا کو پیٹھ پر اپنی اُٹھائے ہیں

بارِ گرانِ عرش اُٹھایا تو چڑھ گئے
یہ آٹھ بکرے لاکھ شجاعوں سے بڑھ گئے

سُوئے ادب تھی بکرے سے تشبیہ یا مثال 22 تعظیم اُن کی فرض تھی اس کا رکھا خیال
اُن آٹھ میں ہو ایک بھی مادہ، یہ تھا محال بکری اِسی سے بن گیا خود ہی یہ بدخصال

فطری نسائیت کے تقاضے پہ مَن گیا
اُن آٹھ تگڑے بکروں کی بکری یہ بن گیا

کوہِ اُحد پہ شیخ تھا بکری بنا ہوا 23 ٹپکا وہیں پہ عرش کے بکروں کا مادّہ
اُس کو پہاڑی بکری نے سب جذب کر لیا عبداللہ ابن شیخ عمر اِس طرح بنا

انسان جانئے نہ پری زاد جانئے
فاروقیوں کو بکرے کی اولاد جانئے

صبحِ فریب و فتنہ کی تاریک شام دیکھ 24 تھی زندگی بُری تو بُرا اِختتام دیکھ
اِذنِ نظر ملے تو یہ منظر تمام دیکھ دوزخ میں جُھک کے جھانک، عمر کا مقام دیکھ

نازل وہ ہو گا بس اِسی خانہ خراب پر
فریاد اہلِ نار کریں جس عذاب پر

''کافی'' میں شَرح وبَسط سے یہ بات ہے رقم 25 راوی ہیں خود جناب حُذیفہ فلک حشم
آئے یہ خدمتِ شہرِ بَطحاؑ میں صبح دم مسجد میں تھے رسولِ خداؐ، سَرورِ اُمَمؑ

ہر سُو تھے جلوے بَرقِ سرِ کوہِ طور کے
تھے پاس دونوں پیارے نواسےؑ حضورؐ کے

مسرورِ دل لبوں پہ تبسم تھا آشکار 26 تازہ رطب تھے پیشِ رسولِؐ فلک وقار
بیٹوںؑ کو خود کھلا رہے تھے شاہِ نام دارؐ ہنس کر حسنؑ، حسینؑ سے کہتے تھے بار بار

خوش ہو، خوشی مناؤ کہ یہ روزِ عید ہے
فرزندوؑ خوب کھاؤ کہ یہ روزِ عید ہے

بیٹیؑ کی میرے ہو گی دُعا آج کارگر 27 ہو گا نزولِ قہرِ خداوندِ بحر و بر
فرعونِ اہل بیت، شکم چاک سر بسر ہو گا روانہ آج کے دن جانبِ سقر

دل میرے اہل بیتؑ کا چین آج پائے گا
قاتل تمہاراؑ آج ہی دوزخ میں جائے گا

سُوئے حُذیفہ پھر متوجہ ہوئے رسولؐ 28 فرمایا اے حُذیفہؔ دیندار و بااصول
جبرئیلؑ سے ہوئی ہے مجھے یہ خبر حصول — دُکھ دیں گے میرے بعد مری آلؑ کو جہول

قہرِ خدا سے کچھ نہ ڈریں گے وہ بے حیا
حق فاطمہؑ کا غصب کریں گے وہ بے حیا

عترتؑ پہ میری ظلم کریں گے ہزارہا 29 بچوںؑ کا میرے خون بہائیں گے بے خطا
سردار اُن کا ظالم و ملعون و بے حیا — فرعونِ اہل بیت، سیہ کار و پُر دغا

معزور ہو گا مکر سے مکار آج ہی
قہرِ خدا میں ہو گا گرفتار آج ہی

اِس واسطے سرور و مسرت کا دن ہے یہ 30 عیش ونشاط وخندۂ عشرت کا دن ہے یہ
اِظہارِ انبساط کا فرحت کا دن ہے یہ — بے شبہ عید آلِ رسالتؐ کا دن ہے یہ

عظمت بڑھائی اِس کی علیؑ العظیم نے
اِس کو شرف دیا ہے خدائے کریم نے

اِس دن عدوئے آلِ نبیؐ ہوں گے دردناک 31 مسرور ہوں گے دل سے غلامانِ آلِ پاکؑ
اِظہار میں خوشی کے نہ ڈر ہوگا اور نہ باک — لعنت کے شور سے دلِ اعدا کریں گے چاک

کمزور ہوں گے عیش کے رشتے نہ تین دن
اعمالِ بد لکھیں گے فرشتے نہ تین دن

لازم ہے مومنوں پہ مسرت کا اہتمام 32 اِظہار اِنبساط کا ہے فرض لاکلام
اُترے گا آج سوگ مری آلؑ کا تمام — اس واسطے خوشی کا میں دیتا ہوں حکم عام

نشرِ نشاط اجرِ رسالتؐ سے کم نہیں
اِس دن خوشی خدا کی عبادت سے کم نہیں

اِس روز کی خوشی میں کرے گا جو صرف مال 33 اِس واسطے کہ شاد ہوں احباب اور عیال
دے گا فراغت اُس کو خداوندِ ذوالجلال — اُس شخصِ نیک بخت سے خوش ہوں گے ہم کمال

جس روز یہ عمل تھا رسولِ رفیعؐ کا
تاریخ تھی نویں، تو مہینہ ربیعؑ کا

رکھی یہ بات یاد حُذیفہ نے ہر گھڑی 34 آخر ہوئی وفات رسالت مآبؐ کی
میت رسولؐ کی ابھی اُٹھنے نہ پائی تھی — کردی جو بے حیاؤں نے سازش نئی کھڑی

بے دینوں کا سقیفہ میں سب مکر بَن گیا
جائے علیؑ خلیفہ ابوبکر بن گیا

پھر تو جفا و مکر کی ایسی ہوا چلی 35 مُرجھا گئی رسولؐ کے گلزار کی کلی
زہراؑ کے در پہ آتش ظلم و جفا جلی — گردن میں رسی ڈال کے لائے گئے علیؑ

جھنڈا غرور و جبر کا یُوں نصب کر لیا
باغِ فدک حرامیوں نے غصب کر لیا

جو کچھ بتا گئے تھے شہنشاہِ انبیاءؑ 36 مکر و دَغا و جبر سے سب کچھ وہی ہوا
دَو تین سال بعد ابوبکر چل بسا مرتے ہی اُس شقی کے خلیفہ عمر بنا

ظلم و جفا و مکر کو شیوہ بنا لیا
فرعونِ اہل بیت نے حق کو دبا لیا

سنّت نبیؐ کی ہوگئی تبدیل سر بہ سر 37 جاری بجائے اس کے ہوئی سنتِ عمر
دونوں طرف سے کر دیا روزے کو مختصر افطار کو گھٹا کے بڑھائی گئی سحر

سنت عمر کی پکڑے ہوئے سَوز و سَاز میں
ہاتھ اپنے باندھتے ہیں حرامی نماز میں

آخر برائیوں کی شقی کو ملی جزا 38 مٹکے کی طرح پیٹ ستمگار کا پھٹا
اَسفل تھا نابکار تو اَسفل کا خوں بہا جو کچھ بتا گئے تھے پیمبرؐ وہ سب ہوا

دیکھا ظہور قولِ رسولِ رفیعؐ کا
تاریخ تھی نویں تو مہینہ ربیع کا

آئے حذیفہ حضرتِ مشکل کشاءؑ کے پاس 39 مولاؑ نے مُسکرا کے کہا، اے خدا شناس
دیکھا ظہورِ قولِ رسولِ فلک اساسؐ یہ دن وہ ہے کہ آج ہے ابلیس بھی اُداس

سُن لی دعائے فاطمہ زہراؑ اِلٰہ نے
دِی تھی خبر اِسی کی رسالتؐ پناہ نے

فرعونِ اہل بیت گیا جانبِ سفر 40 مجبور و نامراد، شکم چاک سربسر
اب انتقام لے گا خداوندِ بحر و بر ایسے عذاب میں یہ رہے گا کہ الحذر

ہوں گے اضافے ایسے عذابِ الیم میں
شیطاں بھی اِس پہ لعن کرے گا جحیم میں

دل شاد آج کیوں نہ ہو زہراؑ کا ہر غلام 41 ساقی نے بھر دِیا ہے شرابِ طرب کا جام
ہرلب ہے خندہ ریز کہ ہے اِنبساطِ عام یہ دن ہے عید کا تو مسرت کی ہے یہ شام

گو پورے ماہ بَادَہَ عشرت کا دَور ہے
لعنت کے بھیجنے میں مزہ آج اور ہے

ہے حکمِ لعن عام تو لعنت عمر پہ بھیج 42 یہ دین کا ہے کام تو لعنت عمر پہ بھیج
عشرت ہو ناتمام تو لعنت عمر پہ بھیج زہراؑ کا ہے غلام تو لعنت عمر پہ بھیج

لعنت کے بھیجنے میں ذرا بھی جھجھک نہیں
تھا نطفۂ حرام عمر اس میں شک نہیں

لعنت عمر پہ ہو تو پیمبرؐ ہوں شاد کام 43 لعنت عمر پہ بھیج کہ خوش تجھ سے ہوں امامؑ
لازم ہے خاص طور سے آج اس کا اہتمام ہے فرضِ عین خواہش زہراؑ کا احترام

اس نطفۂ حرام پہ لعنت کرے خدا
اس لعنتی کے نام پہ لعنت کرے خدا

دوہری ہے عید آج کی دوہری خوشی مناؤ 44 خوش ہو معانقہ کرو لعنت کا غل مچاؤ
تیغ زباں سے ڈال دو دشمن کے دل میں گھاؤ شاہد طرب کا اپنے تم اللہ کو بناؤ
لائی کشش جگر کے سُور کو سُور کے پاس
پہنچا ہے ابن سعد اسی دن عمر کے پاس

شَوریدہ سر تھے دونوں پہ لعنت کرے خدا 45 بیداد گر تھے دونوں پہ لعنت کرے خدا
دونوں سُور تھے دونوں پہ لعنت کرے خدا دونوں عمر تھے دونوں پہ لعنت کرے خدا
دُوہری خوشی نہ کیوں ہو کہ دو خیرہ سر مرے
دُوہری ہے عید آج کہ دو دو عمر مرے

❖❖❖❖❖

قال "أبي جعفر (عليه السلام) في قول الله:

{وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الأَمْرُ}، قال: "هو الثاني،

وليس في القرآن {وَقَالَ الشَّيْطَانُ} الا وهو الثاني".

ابو جعفر امام محمد باقر (علیہ السلام) نے اللہ کے قول

{وَقَالَ الشَّيْطَانُ لَمَّا قُضِيَ الأَمْرُ} کے بارے میں فرمایا:

یہ عمر ہے، اور قرآن میں {وَقَالَ الشَّيْطَانُ}

صرف عمر کے بارے میں ہی آیا ہے

التفسیر العیاشی ج ۲ ص ۲۲۳

البرھان فی تفسیر القرآن ج ۳ ص ۲۹۵

بحار الانوار ج ۳۰ ص ۲۳۲

تفسیر نور الثقلین ج ۲ ص ۵۳۲

یہ کتاب مذہب شیعہ کی ہے اہلسنت والجماعت نہ دیکھیں شکریہ

یہ کتاب شیعہ حضرات کیلئے مخصوص ہے